درس تفسیر

ترجمہ	:	آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
خلاصہ تفسیر	:	بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر	:	معارف القرآن از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر میں اردو ترجمہ	:	شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بفیضِ	:	محبوب العلماء و صلحاء حضرت شیخ مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
مدرس	:	حضرت شیخ مولانا سید کاشف کریم نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

حنانہ
Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

+966 562333573

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

+966 562333573

www.rememberallah.org

تعلیمی و تربیتی آن لائن سلسلہ دروس

Deen Essentials for Men
Every Monday Evening

Deen Essentials for Women
Every Monday & Wednesday Morning

Islamic History & Etiquettes
Every Saturday after Zuhr till Asr (KSA time)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

+966 562333573

www.rememberallah.org

Deen Essentials for Men

Every Monday Evening

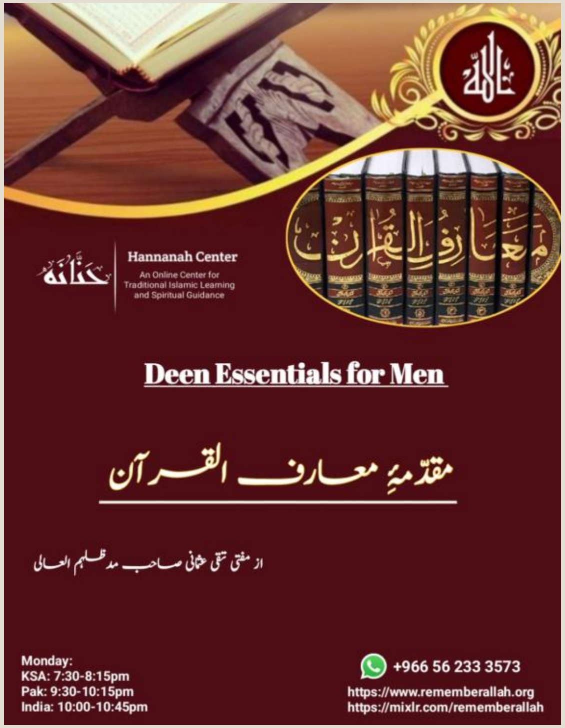

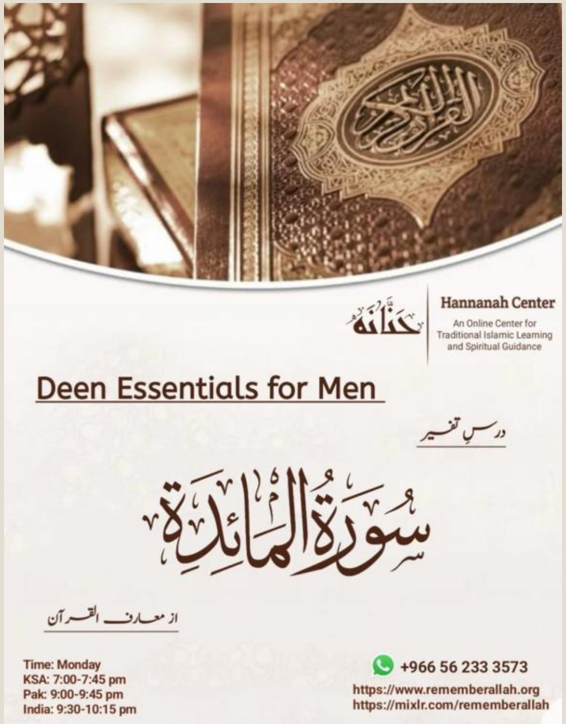

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

Deen Essentials for Women

Every Monday & Wednesday Morning

+966 562333573

www.rememberallah.org

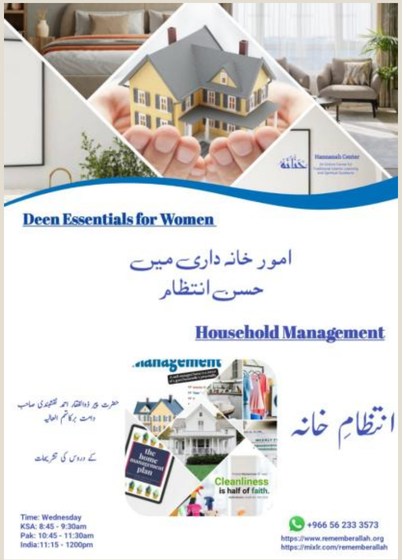

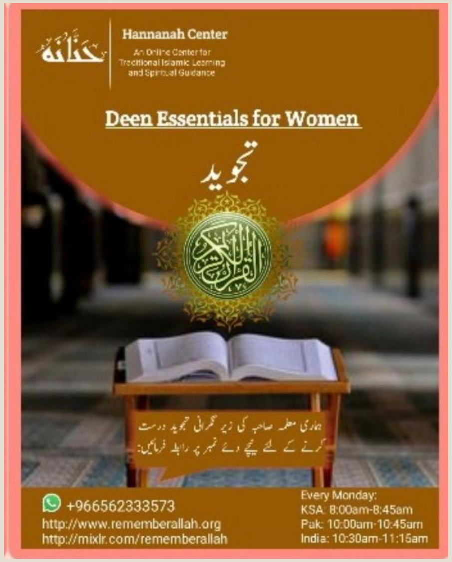

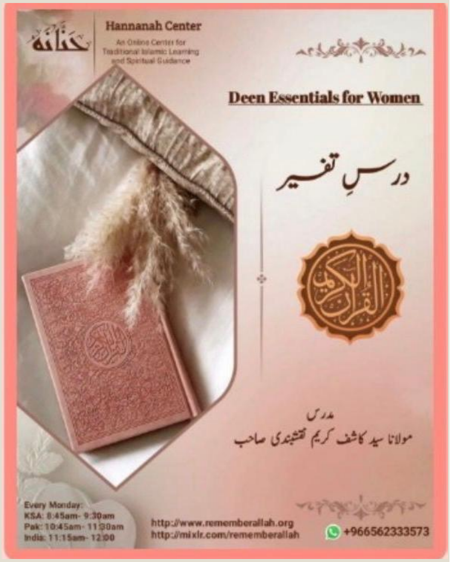

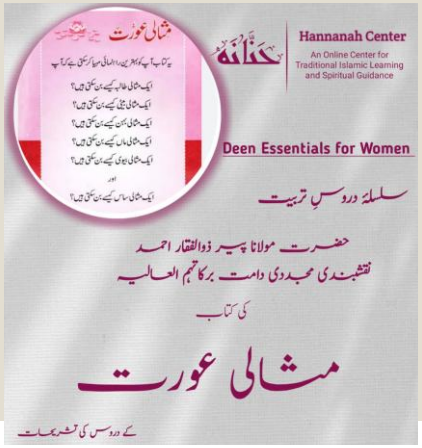

Hannanah Center

An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

Islamic History & Etiquettes

Every Saturday after Zuhr till Asr (KSA time)

+966 562333573

www.rememberallah.org

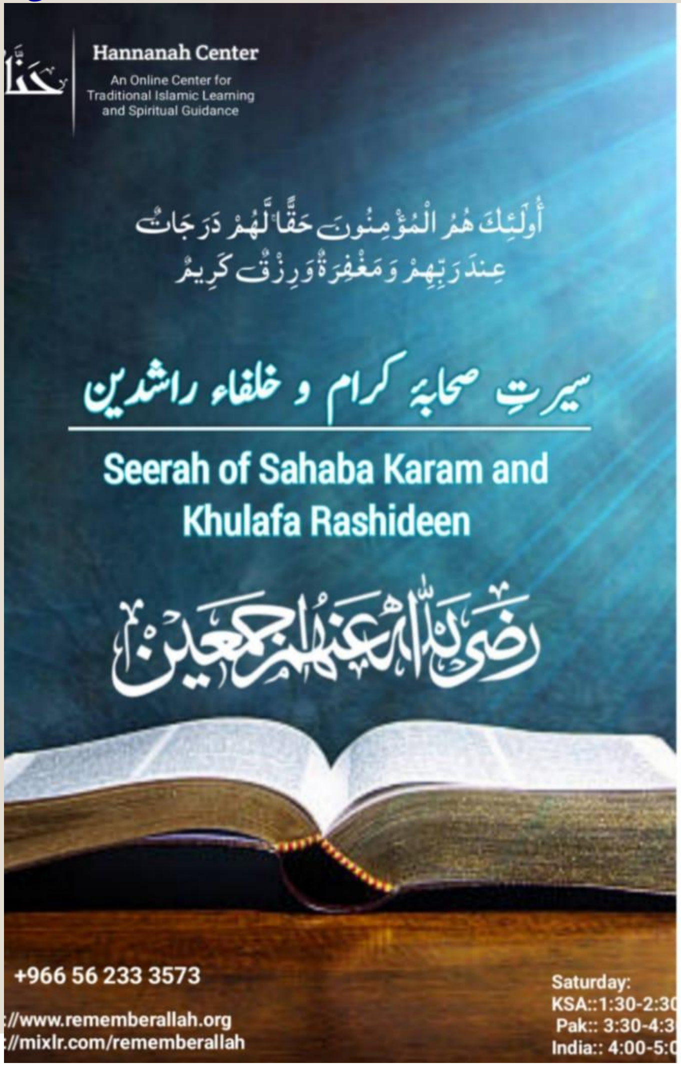

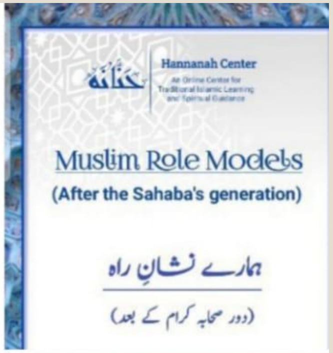

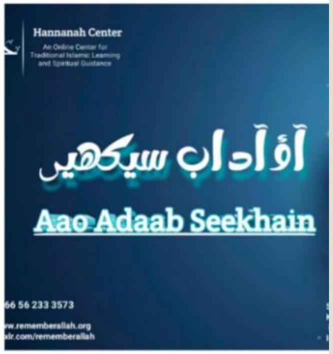

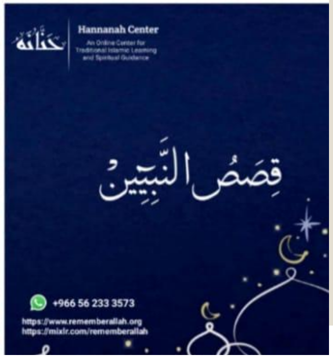

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

+966 562333573

www.rememberallah.org

ہفتہ وار اصلاحی مجلس

Every Friday after Asr (KSA time)

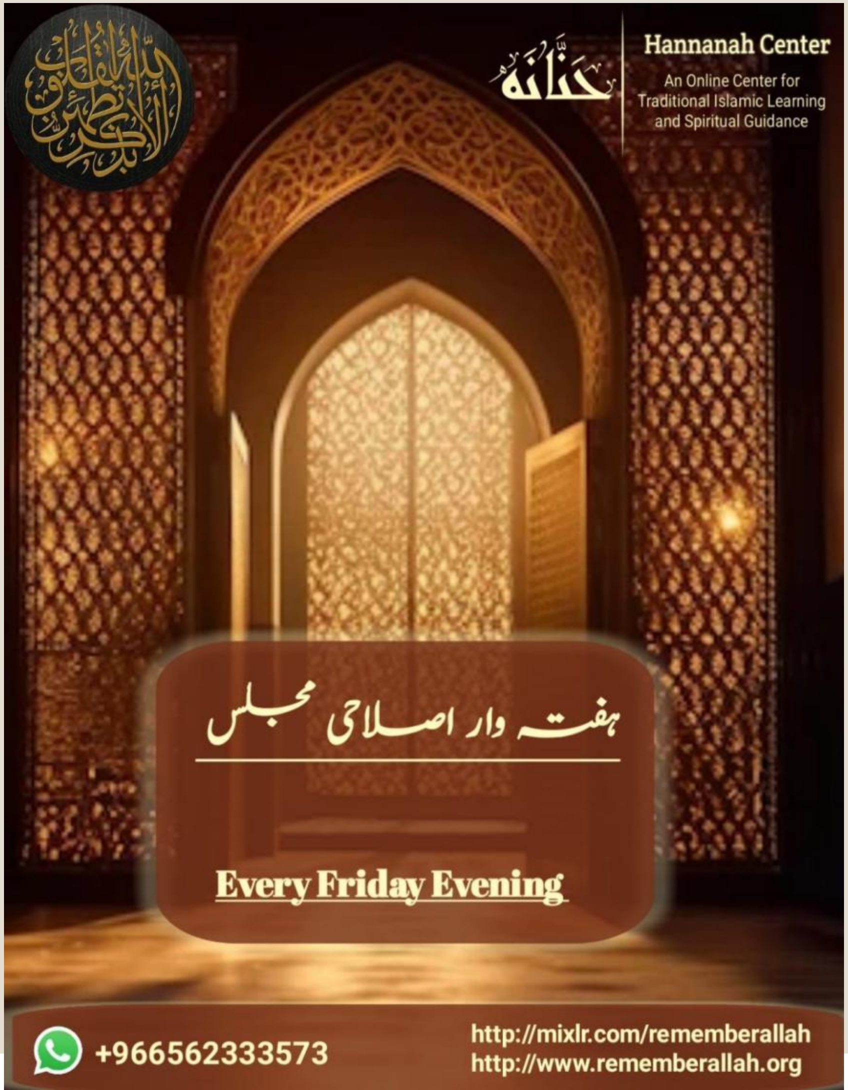

ہفتہ وار مجلس ذکر

Every Friday after Ishraq (KSA time)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسير: سورة الأنعام

القرآن - سورة نمبر 6 - سورة الأنعام- آيت نمبر 126-128

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًاؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿126﴾

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿127﴾

وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًاۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِۚ وَ قَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَاۤ اَجَلَنَاۤ الَّذِیْۤ اَجَّلْتَ لَنَاؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿128﴾

صدق الله العظيم وصدق رسوله الكريم . سبحان ربك رب العزة عما يصفون. وسلام على المرسلين . والحمد لله رب العالمين

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم

اللهم أَرِنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأَرِنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

ربنا زدنا علما

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 126-128

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورة الأنعام

القرآن - سورة نمبر 6 - سورةالأنعام- آیت نمبر 126-128

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 126

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ

وَهٰذَا : اور یہ صِرَاطُ : راستہ رَبِّكَ : تمہارا رب مُسْتَقِيْمًا : سیدھا قَدْ فَصَّلْنَا : ہم نے کھول کر بیان کردی ہیں الْاٰيٰتِ : آیات لِقَوْمٍ : ان لوگوں کے لیے يَّذَّكَّرُوْنَ : جو نصیحت پکڑتے ہیں

اور یہ (اسلام) تمہارے پروردگار کا (بتایا ہوا) سیدھا سیدھا راستہ ہے۔ جو لوگ نصیحت قبول کرتے ہیں، ان کے لیے ہم نے (اس راستے کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں۔

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 127

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

لَهُمْ : ان کے لیے دَارُ السَّلٰمِ : سلامتی کا گھر عِنْدَ : پاس۔ ہاں رَبِّهِمْ : ان کا رب وَهُوَ : اور وہ وَلِيُّهُمْ : دوستدار۔ کارساز بِمَا : اسکا صلہ جو كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : وہ کرتے تھے

ان کے پروردگار کے پاس سکھ چین کا گھر ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے اور جو عمل وہ کرتے رہے ہیں ان کی وجہ سے وہ خود ان کا رکھوالا ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 128

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

وَيَوْمَ : اور جس دن يَحْشُرُهُمْ : وہ جمع کرے گا جَمِيْعًا : سب يٰمَعْشَرَالْجِنِّ : اے جنات کے گروہ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ : تم نے بہت گھیر لیے (اپنے تابع کرلیے) مِّنَ : سے الْاِنْسِ : انسان ۔ آدمی وَقَالَ : اور کہیں گے اَوْلِيٰٓؤُهُمْ : ان کے دوست مِّنَ : سے الْاِنْسِ : انسان رَبَّنَا : اے ہمارے رب اسْتَمْتَعَ : ہم نے فائدہ اٹھایا بَعْضُنَا : ہمارے بعض بِبَعْضٍ : بعض سے وَّبَلَغْنَآ : اور ہم پہنچے اَجَلَنَا : میعاد الَّذِيْٓ : جو اَجَّلْتَ : تونے مقرر کی تھی لَنَا : ہمارے لیے قَالَ : فرمائے گا النَّارُ : آگ مَثْوٰىكُمْ : تمہارا ٹھکانہ خٰلِدِيْنَ : ہمیشہ رہو گے فِيْهَآ : اس میں اِلَّا : مگر مَا : جسے شَاۗءَ اللّٰهُ : اللہ چاہے اِنَّ : بیشک رَبَّكَ : تمہارا رب حَكِيْمٌ : حکمت والا عَلِيْمٌ : جاننے والا

اور (اس دن کا دھیان رکھو) جس دن اللہ ان سب کو گھیر کر اکٹھا کرے گا، اور (شیاطین جنات سے کہے گا کہ) اے جنات کے گروہ ! تم نے انسانوں کو بہت بڑھ چڑھ کر گمراہ کیا۔ اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہوں گے، وہ کہیں گے : اے ہمارے پروردگار ! ہم ایک دوسرے سے خوب مزے لیتے رہے ہیں۔ (57) اور اب اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے ہیں جو آپ نے ہمارے لیے مقرر کی تھی۔ اللہ کہے گا : (اب) آگ تم سب کا ٹھکانا ہے، جس میں تم ہمیشہ رہو گے، الا یہ کہ اللہ کچھ اور چاہے۔ (58) یقین رکھو کہ تمہارے پروردگار کی حکمت بھی کامل ہے، علم بھی کامل۔

57: انسان تو شیطانوں سے یہ مزے لیتے رہے کہ ان کے بہکائے میں آکر اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کی اور وہ گناہ کیے جن سے ظاہری طور پر لذت حاصل ہوتی تھی۔ اور شیطان انسانوں سے یہ مزے لیتے رہے کہ انہیں گمراہ کرکے خوش ہوئے کہ یہ لوگ خوب اچھی طرح ہمارے قابو میں آگئے ہیں۔ دراصل وہ یہ کہہ کر اپنی غلطی کا اعتراف کر رہے ہوں گے، اور غالباً آگے معافی بھی مانگنا چاہتے ہوں گے، لیکن یا تو اس سے آگے کچھ کہنے کا حوصلہ نہیں ہوگا، یا چونکہ معافی کا وقت گذر چکا ہوگا، اس لیے اللہ تعالیٰ ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی یہ فرمائیں گے کہ اب معافی تلافی کا وقت گذر چکا، اب تو تمہیں جہنم کی سزا بھگتنی ہی ہوگی۔

58: اس کا ٹھیک ٹھیک مطلب تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ؛ لیکن بظاہر استثناء کے اس جملے سے دو حقیقتوں کی طرف اشارہ مقصود ہے : ایک یہ کہ کافروں کے عذاب وثواب کا فیصلہ کسی سفارش یا اثر ورسوخ کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کا تمام ترفیصلہ خود اللہ تعالیٰ کی مشیت کی بنیاد پر ہوگا اور یہ مشیت اس کی حکمت اور علم کے مطابق ہوگی جس کا ذکر اگلے جملے میں ہے، دوسری حقیقت جو اس استثناء سے ظاہر کی گئی ہے یہ ہے کہ کافروں کو ہمیشہ جہنم میں رکھنا (معاذاللہ) اللہ تعالیٰ کی کوئی مجبوری نہیں ہے لہذا اگر بالفرض اس کی مشیت یہ ہوجائے کہ کسی کو باہر نکال لیا جائے تو یہ عقلی اعتبار سے ناممکن نہیں ہے ؛ کیونکہ اس کی اس حیثیت کے خلاف کوئی اسے مجبور نہیں کرسکتا یہ اور بات ہے کہ اس کی مشیت اس کے علم اور حکمت کے مطابق یہی ہو کہ کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 126-128

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 126

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿126﴾

اور یہ ہے رستہ تیرے رب کا سیدھا ہم نے واضح کردیا نشانیوں کو غور کرنے والوں کے واسطے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور (اوپر جو اسلام کا ذکر ہے تو) یہی (اسلام) (بتلایا ہوا) تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے (جس پر چلنے سے نجات ہوتی ہے، جس کا ذکر (آیت) فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهدِيَهٗ ، میں ہے، اور اسی صراط مستقیم کی توضیح کے لئے) ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو صاف بیان کردیا ہے، (جس سے وہ اس کے اعجاز سے اس کی تصدیق کریں اور پھر اس کے مضامین پر عمل کرکے نجات حاصل کریں، یہی تصدیق و عمل صراط مستقیم کامل ہے، بخلاف ان کے جن کو نصیحت حاصل کرنے کی فکر ہی نہیں ان کے واسطے نہ یہ کافی نہ دوسرے دلائل کافی، آگے ان ماننے والوں کی جزاء کا ذکر ہے، جیسا نہ ماننے والوں کی سزا اوپر کئی جملوں میں مذکور ہے پس ارشاد ہے کہ)

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 446

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 127

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿127﴾

انہی کے لئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں اور وہ ان کا مددگار ہے بہ سبب ان کے اعمال کے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الهند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس (پہنچ کر) سلامتی (یعنی امن وبقاء) کا گھر (یعنی جنت) ہے اور اللہ ان سے محبت رکھتا ہے، ان کے اعمال (حسنہ) کی وجہ سے

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 446

درس تفسیر: سورۃ الانعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃ الانعام- آیت نمبر 128

وَ یَوۡمَ یَحۡشُرُہُمۡ جَمِیۡعًا ۚ یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ قَدِ اسۡتَکۡثَرۡتُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ ۚ وَ قَالَ اَوۡلِیٰٓؤُہُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ رَبَّنَا اسۡتَمۡتَعَ بَعۡضُنَا بِبَعۡضٍ وَّ بَلَغۡنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِیۡۤ اَجَّلۡتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثۡوٰىکُمۡ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿128﴾

اور جس دن جمع کرے گا ان سب کو فرمائے گا اے جماعت جنات کی تم نے بہت کچھ تابع کر لئے اپنے آدمیوں میں سے اور کہیں گے ان کے دوست دار آدمیوں میں سے اے رب ہمارے کام نکالا ہم میں ایک نے دوسرے سے اور ہم پہنچے اپنے اس وعدے کو جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا فرمادے گا آگ ہے گھر تمہارا رہا کرو گے اسی میں مگر جب چاہیں اللہ البتہ تیرا رب حکمت والا خبر دار ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور (وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے) جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کریں گے (اور ان میں سے بالخصوص کفار کو حاضر کرکے ان میں جو شیاطین الجن ہیں ان سے تو بیخاً کہا جاوے گا کہ) اے جماعت جنات کی تم نے انسانوں (کے گمراہ کرنے) میں بڑا حصہ لیا (اور ان کو خوب بہکایا یا اسی طرح انسانوں سے پوچھا جاوے گا (آیت) الم اعہد الیکم یبنی ادم ان لا تعبدوا الشیطن الخ۔ غرض شیاطین الجن بھی اقرار کریں گے) اور جو انسان ان (شیاطین جن) کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ (بھی اقراراً کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ صحیح فرماتے ہیں واقعی) ہم میں ایک نے دوسرے سے (اس ضلال واضلال کے باب میں نفسانی) فائدہ حاصل کیا تھا (چنانچہ گمراہ انسانوں کو اپنے عقائد کفریہ و شرکیہ میں لذت آتی ہے اور گمراہ کنندہ شیاطین کو اس سے حظ ہوتا ہے کہ ہمارا کہنا چل گیا) اور (فی الحقیقت ہم ان کے بہکانے سے قیامت کے منکر تھے، لیکن وہ انکار غلط ثابت ہوا، چنانچہ) ہم اپنی اس معیّن میعاد تک آپہنچے جو آپ نے ہمارے لئے معیّن فرمائی، (یعنی قیامت آگئی) اللہ تعالیٰ (سب کفار جن وانس سے) فرماویں گے کہ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو گے، (کوئی نکلنے کی سبیل و تدبیر نہیں ہاں، اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے (لیکن یہ یقینی ہے کہ خدا بھی نہیں چاہے گا اس لئے ہمیشہ رہا کرو) بیشک آپ ﷺ کا رب بڑی حکمت والا اور بڑا علم والا ہے (علم سے سب کے جرائم معلوم کرتا ہے اور حکمت سے مناسب سزا دیتا ہے)۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 446-447

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورة الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 126-128

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 126

www.rememberallah.org

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿126﴾

اور یہ ہے رستہ تیرے رب کا سیدھا ہم نے واضح کردیا نشانیوں کو غور کرنے والوں کے واسطے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ آیات میں سے پہلی آیت میں رسول کریم ﷺ کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا (آیت) وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا، "یعنی یہ راستہ تیرے رب کا ہے سیدھا"۔ اس میں لفظ ھذٰا سے بقول ابن مسعودؓقرآن کی طرف اور بقول ابن عباسؓاسلام کی طرف اشارہ ہے (روح) معنی یہ ہیں کہ یہ قرآن یا شریعت اسلام جو آپ ﷺ کو دی گئی ہے، یہ راستہ آپ ﷺ کے رب کا ہے، یعنی ایسا راستہ ہے جس کو آپ ﷺ کے پروردگار نے اپنی حکمت بالغہ سے تجویز فرمایا اور اس کو پسند کیا ہے، اس میں راستہ کی اضافت و نسبت پروردگار کی طرف کرکے اس طرف اشارہ فرمایا کہ قرآن اور اسلام کا جو دستور العمل آپ ﷺ کو دیا گیا ہے اس پر عمل کرنا کچھ اللہ تعالیٰ کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ عمل کرنے والوں کے فائدہ کے لئے شان پروردگاری کے تقاضہ کی بنا پر ہے اس کے ذریعہ انسان کی ایسی تربیت کرنا مقصود ہے جو اس کی دائمی فلاح و بہبود کی ضامن ہو۔ پھر اس میں لفظ رب کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف کرکے آپ ﷺ پر ایک خاص لطف و عنایت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے پروردگار نے یہ راستہ تجویز فرمایا ہے، اس نسبت کا لطف اہل ذوق ہی محسوس کرسکتے ہیں کہ ایک بندہ کو اپنے رب اور معبود کی طرف کوئی ادنیٰ نسبت حاصل ہوجانا بھی اس کے لئے انتہائی فخر کی چیز ہے، اور اگر رب الارباب اور معبود کائنات اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرے کہ میں تیرا ہوں تو اس کی قسمت کا کیا کہنا، .....

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿126﴾

اور یہ ہے رستہ تیرے رب کا سیدھا ہم نے واضح کردیا نشانیوں کو غور کرنے والوں کے واسطے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ اسی مقام سے فرماتے ہیں

بندہ حسن بصد زبان گفت کہ بندہ توام، تو بزبان خود بگو کہ بندہ نواز کیستی

اس کے بعد اس قرآنی راستہ کا یہ حال لفظ مُسْتَقِيْمًا سے بیان کیا گیا کہ یہ راستہ سیدھا راستہ ہے، اس میں بھی مستقیم کو صراط کی صفت کے طور پر لانے کے بجائے حال کے طریقہ سے ذکر کرکے اس طرف اشارہ کردیا کہ جو راستہ پروردگار عالم کا تجویز کیا ہوا ہے، اس میں بجز مستقیم اور سیدھا ہونے کے اور کوئی احتمال ہو ہی نہیں سکتا (روح و بحر) اس کے بعد فرمایا (آیت) قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ، یعنی ہم نے نصیحت قبول کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کردیا ہے۔

فصلنا، تفصیل سے بنا ہے، تفِصیل کے اصلی معنی یہ ہیں یہ تجزیہ کر کے ایک ایک فصل کو الگ الگ بیان کیا جائے، اس طریقہ پر پورا مضمون ذہن نشین ہوجاتا ہے، اس لئے تفِصیل کا تفصیل کے ساتھ بیان کردیا ہے، جس میں کوئی اجمال یا ابہام باقی نہیں چھوڑا، اس میں لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ، فرما کر یہ بتلا دیا کہ اگرچہ قرآنی ارشاد بالکل واضح اور صاف ہیں، لیکن ان سے فائدہ انہی لوگوں نے اٹھایا جو نصیحت حاصل کرنے کے قصد سے قرآن میں غور کرتے ہیں، ضد اور عناد یا آبائی رسوم کی تقلید جامد کے پردے ان کے درمیان حائل نہیں ہوتے۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ الأنعام

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 126-128

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 127

www.rememberallah.org

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿127﴾

انہی کے لئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں اور وہ ان کا مددگار ہے بہ سبب ان کے اعمال کے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا (آیت) لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنی جن لوگوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ قرآنی ہدایتوں کو خالی الذہن ہو کر نصیحت حاصل کرنے کے لئے دیکھتے اور سنتے ہیں، اور اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر ان ہدایتوں کو قبول کرتے ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے پاس دار السلام کا انعام موجود اور محفوظ ہے، اس میں لفظ دار کے معنی گھر اور سلام کے معنی تمام آفتوں، مصیبتوں اور محنتوں سے سلامتی کے ہیں، اس لئے دار السلام اس گھر کو کہا جاسکتا ہے جس میں کسی تکلیف و مشقت اور رنج و غم اور آفت و مصیبت کا گزر نہ ہو، اور وہ ظاہر ہے کہ جنت ہی ہو سکتی ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ سلام اللہ جل شانہ کا نام ہے، اور دار السلام کے معنی ہیں اللہ کا گھر اور ظاہر ہے کہ اللہ کا گھر امن و سلامتی کی جگہ ہوتی ہے، اس لئے حاصل معنی پھر بھی یہی ہوگئے کہ وہ گھر جس میں ہر طرح کا امن و سکون اور سلامتی و اطمینان ہو، جنت کو دار السلام فرما کر اس طرف اشارہ کردیا کہ جنت ہی صرف وہ جگہ ہے جہاں انسان کو ہر قسم کی تکلیف، پریشانی اور اذیت اور ہر خلاف طبع چیز سے مکمل اور دائمی سلامتی حاصل ہوتی ہے جو دنیا میں نہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو کبھی حاصل ہوئی اور نہ بڑے سے بڑے نبی و رسول کو، کیونکہ دنیائے فانی کا یہ عالم ایسی مکمل اور دائمی راحت کا مقام ہی نہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿127﴾

انہی کے لئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں اور وہ ان کا مددگار ہے بہ سبب ان کے اعمال کے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ان نیک بخت لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس دار السلام ہے، رب کے پاس ہونے کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ یہ دار السلام یہاں نقد نہیں ملتا بلکہ جب وہ قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جائیں گے اس وقت ملے گا، اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ دار السلام کا وعدہ غلط نہیں ہوسکتا، رب کریم اس کا ضامن ہے وہ اس کے پاس محفوظ ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس دار السلام کی نعمتوں اور راحتوں کو آج کوئی تصور میں بھی نہیں لاسکتا، رب ہی جانتا ہے، جس کے پاس یہ خزانہ محفوظ ہے۔

اور اس دوسرے معنی کی رو سے اس دار السلام کا ملنا قیامت اور آخرت پر موقوف نہیں معلوم ہوتا، بلکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رب کریم جس کو چاہیں اسی عالم میں دار السلام نصیب کرسکتے ہیں، کہ تمام آفات اور مصائب سے امن نصیب فرما دیں، خواہ اس طرح کہ دنیا میں کوئی آفت و مصیبت ہی ان کو نہ پہنچے جیسا کہ انبیائے سابقین اور اولیاء اللہ میں اس کی بھی نظائر موجود ہیں، اور یا اس طرح کہ نعمائے آخرت کو ان کے سامنے مستحضر کرکے ان کی نگاہ کو ایسا حقیقت شناس بنادیا گیا جس سے دنیا کی چند روزہ تکلیف و مصیبت ان کی نظروں میں حقیر ناقابل التفات چیز نظر آنے لگتی ہے، مصائب کے پہاڑ بھی ان کے سامنے پرکاہ سے کم رہ جاتے ہیں

رنج راحت شد چو مطلب شدبزرگ　　　گرد گلہ تو تیائے چشم گرگ

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿127﴾

انہی کے لئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں اور وہ ان کا مددگار ہے بہ سبب ان کے اعمال کے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کی تکالیف کے بالمقابل جو انعامات ملنے والے ہیں وہ ان کے سامنے ایسے مستحضر ہوجاتے ہیں کہ یہ تکالیف بھی ان کو لذیز معلوم ہونے لگتی ہیں، اور یہ کوئی مستبعد نہیں، دیکھو آخرت کی دائمی نعمتیں تو بڑی چیز ہیں، یہ دنیا کی فانی اور چند روزہ راحت کا تصور انسان کے لئے کیسی کیسی محنت و مشقت کو لذیز بنا دیتا ہے، کہ سفارشیں اور رشوتیں پیش کرکے آزادی کی راحت کو قربان کرتا ہے، اور نیند و آرام کو ختم کرنے والی ملازمت و مزدوری کی محنت کو شوق سے طلب کرتا ہے، اور اس محنت کے مل جانے پر مسرور و شکر گزار ہوتا ہے، کیونکہ اس کے سامنے اکتیس دن پورے ہوجانے کے بعد حاصل ہونے والی تنخواہ کی لذت ہوتی ہے، وہ لذت اس ملازمت و مزدوری کی سب تلخیوں کو لذیز بنا دیتی ہے، قرآن کریم کی (آیت) ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن۔ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو دو جنتیں ملیں گی، ایک آخرت میں دوسری دنیا میں، دنیا کی جنت یہی ہوتی ہے کہ اول تو اس کے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوتی ہے، ہر کام آسان ہوتا نظر آتا ہے، اور کبھی چند روزہ تکلیف و مشقت یا ناکامی بھی ہوتی ہے تو نعمائے آخرت کے مقابلہ میں وہ بھی ان کو لذیز نظر آتی ہے، جس سے یہ تکلیف بھی راحت کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

درس تفسیر

القرآن - سورۃ نمبر 6 - سورۃالأنعام- آیت نمبر 127

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿127﴾

انہی کے لئے ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں اور وہ ان کا مددگار ہے بہ سبب ان کے اعمال کے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں نیک لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس دار السلام ہونے کا جو ذکر ہے وہ دار السلام آخرت میں تو یقینی اور متعین ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کو دار السلام کا لفظ دے دیا جائے۔

آخر آیت میں ارشاد فرمایاوَھُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ، یعنی ان کے اعمال صالح کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کا متولی اور متکفل اور ناصر و مددگار ہوجاتا ہے، ان کی سب مشکلات آسان ہوجاتی ہیں۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 449

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورة الأنعام

القرآن - سورة نمبر 6 - سورةالأنعام- آیت نمبر 126-128

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 128

www.rememberallah.org

وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًاۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِۚ وَ قَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَاؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿128﴾

اور جس دن جمع کرے گا ان سب کو فرمائے گا اے جماعت جنات کی تم نے بہت کچھ تابع کر لئے اپنے آدمیوں میں سے اور کہیں گے ان کے دوست دار آدمیوں میں سے اے رب ہمارے کام نکالا ہم میں ایک نے دوسرے سے اور ہم پہنچے اپنے اس وعدے کو جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا فرمادے گا آگ ہے گھر تمہارا رہا کرو گے اسی میں مگر جب چاہیں اللہ البتہ تیرا رب حکمت والا خبر دار ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تیسری آیت میں میدان حشر کے اندر تمام جنات اور انسانوں کو جمع کرنے کے بعد دونوں گروہوں سے ایک سوال و جواب کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ شیاطین الجن کو خطاب کرکے ان کے جرم کا اظہار اس طرح فرمائیں گے کہ تم نے انسانوں کی گمراہی میں بڑا حصہ لیا ہے، اس کے جواب میں جنات کیا کہیں گے قرآن نے اس کا ذکر نہیں کیا، ظاہر یہی ہے کہ علیم وخبیر کے سامنے اقرار کرنے کے سوا چارہ کیا ہے، مگر ان کا اقرار ذکر نہ کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ اس سوال پر وہ ایسے مبہوت ہوجائیں گے کہ جواب کیلئے زبان نہ اٹھ سکے گی (روح)۔

اس کے بعد شیاطین الانس یعنی وہ لوگ جو دنیا میں شیطانوں کے تابع رہے خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کی گمراہی کا سبب بنتے رہے ان لوگوں کی طرف سے بارگاہ احکم الحاکمین میں ایک جواب ذکر کیا گیا ہے، اگرچہ سوال شیاطین الانس سے نہیں کیا گیا، مگر ضمنی طور پر گویا وہ بھی مخاطب تھے، کیوں کہ انہوں نے بھی گمراہی پھیلانے کا وہی کام کیا تھا، جو شیاطین الجن کا کام تھا، اس ضمنی خطاب کی وجہ سے ان لوگوں نے جواب دیا، مگر ظاہر یہ ہے کہ خود انسان نما شیطانوں سے بھی سوال ہوگا، جس کا ذکر صراحۃً اگرچہ یہاں نہیں ہے، مگر سورۃ یٰسین کی اس آیت میں مذکور ہے) (آیت) الم اعھد الیکم یٰبنی ادم ان لا تعبدوا الشیطٰن، "یعنی اے بنی آدم کیا ہم نے تم سے رسولوں کے واسطے سے یہ نہ کہا تھا کہ شیطان کی پیروی نہ کرنا"۔

وَ یَوۡمَ یَحۡشُرُہُمۡ جَمِیۡعًا ۚ یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ قَدِ اسۡتَکۡثَرۡتُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ ۚ وَ قَالَ اَوۡلِیٰٓؤُہُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ رَبَّنَا اسۡتَمۡتَعَ بَعۡضُنَا بِبَعۡضٍ وَّ بَلَغۡنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِیۡۤ اَجَّلۡتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثۡوٰىکُمۡ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿128﴾

اور جس دن جمع کرے گا ان سب کو فرمائے گا اے جماعت جنات کی تم نے بہت کچھ تابع کر لئے اپنے آدمیوں میں سے اور کہیں گے ان کے دوست دار آدمیوں میں سے اے رب ہمارے کام نکالا ہم میں ایک نے دوسرے سے اور ہم پہنچے اپنے اس وعدے کو جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا فرمادے گا آگ ہے گھر تمہارا رہا کرو گے اسی میں مگر جب چاہیں اللہ البتہ تیرا رب حکمت والا خبر دار ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جس سے معلوم ہوا کہ انسانی شیطانوں سے بھی اس موقع پر سوال ہوگا اور وہ جواب میں اقرار کریں گے کہ بیشک ہم سے یہ جرم سرزد ہوا کہ ہم نے شیطانوں کی بات مانی اور یہ کہیں گے کہ بیشک جنی شیاطین نے ہم سے اور ہم نے ان سے دوستانہ تعلقات رکھ کر ایک دوسرے سے نفع حاصل کیا، انسانی شیطانوں نے تو ان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دنیا کی لذتیں حاصل کرنے کی راہیں سیکھیں، اور کہیں کہیں جنات شیاطین کی دہائی دے کر یا کسی دوسرے طریق سے ان سے امداد بھی حاصل کی، جیسے بت پرست ہندوؤں میں بلکہ بہت سے جاہل مسلمانوں میں بھی ایسے طریقے معروف ہیں جن کے ذریعہ شیاطین اور جنات سے بعض کاموں میں امداد لے سکتے ہیں، اور جنی شیطانوں نے انسانوں سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ ان کی بات مانی گئی، اور یہ انسان کو اپنے تابع بنانے میں کامیاب ہوگئے، یہاں تک کہ وہ موت اور آخرت کو بھول بیٹھے، اور اس وقت ان لوگوں نے اقرار کیا کہ جس موت اور آخرت کو ہم شیطان کے بہکانے سے بھول بیٹھے تھے اب وہ سامنے آگئی، اس پر حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا(آیت) النَّارُ مَثۡوٰىکُمۡ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ "یعنی تم دونوں گروہوں کے جرم کی سزا اب یہ ہے کہ تمہارا ٹھکانا آگ ہے، جس میں ہمیشہ رہو گے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے کسی کو نکالنا چاہے" لیکن دوسری نصوص میں قرآن شاہد ہے کہ اللہ بھی نہیں چاہے گا اس لیے ہمیشہ ہی رہنا پڑے گا۔

بحمد اللہ

سورۃ الانعام

آیات 126-128

کا ترجمہ مع تفسیر مکمل ہوا

Hannanah Center
An Online Center for
Traditional Islamic Learning
and Spiritual Guidance
+966 562333573